انہیں عدل وانصاف مل گیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سعودی حکومت حجاج کرام کی خدمت میں کس قدر مخلص اور ان کی دیکھ بھال کرنے اور آرام وسکون پہنچانے میں سنجیدہ ہے۔ ہم ان سطور کے ذریعے جہاں ان تمام شہدا کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں زخمیوں کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ہم سعودی حکومت اور خادم الحرمین الشریفین کی اعلی کارکردگی پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بروقت کاروائی کر کے امت مسلمہ کی قیادت کا حق ادا کر دیا۔ اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ توحید وسنت پر قائم حکومت کو تا قیامت سلامت اور حاسدین کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سانحہ منیٰ:

ابھی حجاج کرام اور امت مسلمہ حادثہ حرم کو نہ بھول سکی تھی کہ 10 ذی الحجہ کو عصر کے قریب منیٰ میں ایک دلخراش اور المناک حادثہ رونما ہو گیا۔ بعض حجاج کی غیر ذمہ دارانہ اقدام سے اژدھام میں بھگدڑ مچ گئی۔ جس سے حجاج ایک دوسرے کے پاؤں تلے دب گئے۔ اس کے نتیجے میں تقریباً 769 حجاج رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جبکہ 900 سے زائد حجاج زخمی ہوئے۔

حج کی سعادت حاصل کرنے والا ہر حاجی جانتا ہے کہ سعودی حکومت ہر سال کس قدر شاندار انتظامات کرتی ہے۔ ایام حج میں ایک لاکھ کے قریب کارکنان، رضا کار جن میں آرمی، پولیس، سکاوٹ، ریسکیو، ڈاکٹر، ہیلتھ کے متعلق تمام عملہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہوتا ہے۔ حج سے قبل ہر سال حج آپریشن کے نام پر شاندار منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ اور تمام عملے کو بار بار ٹریننگ دی جاتی ہے۔ بلکہ موقعہ پر حقیقی ریہرسل بھی ہوتی ہے۔ اعلی تعلیم یافتہ نوجوان ہی یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ تمام وزراء اور اداروں کے سربراہان میدان عمل میں اترتے ہیں۔ جبکہ اس پورے آپریشن کی نگرانی براہ راست خادم الحرمین الشریفین کر رہے ہوتے ہیں۔ تا کہ حج کے پانچ دن بخیر وخوبی گزر جائیں۔

حج میں اہم مرحلہ میدان عرفات میں حجاج کرام کا پہنچنا ہے۔ جس کے لیے معلمین نے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا ہوتا ہے۔ رش اور ٹریفک کے نظام کو کیمروں کی مدد سے کنٹرول کیا

جاتا ہے۔ جبکہ ہیلی کیپٹر مسلسل گشت کرتے ہیں۔ ٹرین کا شاندار نظام بھی موجود ہے۔ جن پر ہزاروں حجاج سفر کرتے ہیں۔ لیکن حجاج کرام کی بہت بڑی تعداد پیدل چلنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ عرفات سے واپسی اور مزدلفہ میں رات کے قیام کے بعد چونکہ تمام حجاج کا رخ جمرات کی طرف ہوتا ہے۔ پیدل چلنے والوں کے لیے یکطرفہ راستے ہیں۔ اور بغیر کسی رکاوٹ کے حجاج چلتے ہوئے شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں۔ اور آگے نکل جاتے ہیں۔ ایک عرصہ سے یہ پرامن نظام چل رہا ہے۔

لیکن اس دفعہ 10 ذی الحجہ کو سہ پہر منیٰ میں ایک مقام پر بعض حجاج نے یکطرفہ گزرگاہ کی مخالفت کی جس سے آنے والے حجاج کو مشکل پیش آئی۔ اس دھکم پیل میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور دم گھٹنے سے 769 حجاج فوت ہوگئے۔ جبکہ 900 سے زائد زخمی ہوگئے۔ اگرچہ سعودی آرمی نے حجاج کرام کو متبادل راستوں پر ڈال کر اس بھگدڑ کو کنٹرول کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن لاکھوں حجاج کو روکتے روکتے وقت لگا۔ اور یہ حادثہ فاجعہ رونما ہوگیا۔ اور سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہوگئیں۔

اس حادثے کا المناک پہلو یہ ہے کہ اس کے بعد ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرنے کی بجائے بعض نادان دوستوں نے الزام تراشی شروع کردی۔ خصوصاً ایران نے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔ اور اس حادثے کو سیاسی رنگ دینے کے ساتھ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے استعمال کیا۔ ایران کے ناعاقبت اندیش صدر نے اقوام متحدہ میں اس حادثے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ یہ واقعہ قانونی، اخلاقی اور شرعی اعتبار سے اقوام متحدہ کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ اور نہ ہی یہ پلیٹ فارم اس مقصد کے لیے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی اسلامی یا غیر اسلامی ملک نے اس کی تائید نہیں کی۔ سعودیہ پر مختلف الزامات لگائے جارہے ہیں۔ اور خاص کر ناقص انتظامات کی پھبتی کسی جارہی ہے۔

سعودی حکومت حالات سے بے خبر نہیں ہے۔ وہ تمام حالات پر عقابی نظر رکھے ہوئے ہے۔ اعلیٰ سطح پر تحقیقات جاری ہیں۔ بہت جلد حقائق سامنے آئیں گے۔ لیکن ابتدائی رپورٹ کے مطابق اس المناک حادثے کا بنیادی سبب ایران کے 300 حجاج ہیں۔ جو نظام کی خلاف ورزی

کرتے ہوئے الٹے پاؤں چلے۔اور یکطرفہ گزر گاہ کی مخالفت کی اور حج کو بھی گروہی اور سیاسی رنگ دینے کے لیے توحید مخالف نعرے لگائے۔اس سے لوگوں میں بے چینی بڑھ گئی۔اور لوگ گھبرا کر نکلے۔جس سے خوف وہراس پھیلا اور بھگڈر مچ گئی۔بی بی سی اردو کے مطابق ایران نے سڑکوں کو بند ہونے کی افواہ پھیلائی۔جس سے یہ حادثہ رونما ہوا۔جبکہ ایشیا ایکسپریس کے مطابق ایران کے300 حجاج اس کے ذمہ دار ہیں۔جو سیاسی نعرے لگاتے ہوئے الٹے پاؤں چلے۔چونکہ ابھی تحقیقات کا عمل جاری ہے۔اور بھی ہوشربا انکشافات کی توقع ہے۔کیونکہ اس خطے میں ایران کی ریشہ دوانیاں اور مداخلت کسی سے مخفی نہیں ہے۔وہ ہمیشہ سعودیہ میں عدم استحکام کے لیے کوشش کرتا ہے۔یہ حادثہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔جس سے مختلف ممالک کے سینکڑوں حجاج لقمہ اجل بنے۔

ایران کا یہ پہلا اقدام نہیں۔بلکہ گذشتہ تین دھائیوں سے وہ متعدد مرتبہ مکہ اور مقامات مقدسہ کی حرمت پامال کر چکا ہے۔اور مسلح جدوجہد کے ساتھ بیت اللہ پر قبضے کی کوشش بھی۔جس کے نتیجہ میں سعودی آرمی کے جوان شہید ہوئے۔اور ان کے ناپاک عزائم خاک میں مل گئے۔بار بار ایسے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔جس سے مکہ مکرمہ کے امن کو تہہ وبالا کیا جاتا ہے۔

ہم بجا طور پر تمام اسلامی ممالک سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ اس حادثہ فاجعہ کا سبب بننے والے لوگوں کی نہ صرف مذمت کریں۔بلکہ انہیں گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دیں۔اور ایران کو بھی لگام دیں کہ وہ اپنی حدود میں رہے۔اور حرمین شریفین کے تقدس کو پامال نہ کرے۔اور نہ ہی حج جیسی مقدس عبادت کو سیاسی مقصد کے لیے استعمال کرے۔اپنے حجاج کی تربیت کریں۔کہ وہ صرف عبادت کی غرض سے جائیں۔اور پرامن طریقے سے تمام مناسک ادا کریں۔اگر ایران آئندہ پرامن رہنے کی یقین دہانی کرواتا ہے تو ٹھیک ہے۔ورنہ ان کے حجاج پر مستقل پابندی عائد کر دی جائے۔تاکہ باقی مسلمان پرامن حج ادا کر سکیں۔

☆......☆......☆